

ہیں۔"

ایونجیلکلیسیوں کی جانب سے یہودی بستوں کے لیے مالی تعاون مقدار اور شعبہ حیات کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ اس کا دائرہ طبی آلات کی خریداری سے لے کر انہیات کے طلبہ و طالبات کے لیے رہائشی کمروں کی فراہمی تک وسیع ہے۔ اٹلیلی (جرمن) کے پارہماڑیوں کے درمیان کریت اربا کی یہودی بستی کے ربی والدین نے بتایا کہ "مسیحی گروہوں کے ساتھ ہمارے تعلقات برسوں پر محیط ہیں اور یہ گروہ یہاں آتے رہتے ہیں۔" مغربی کنارے کی ایک پرانی اور پرجوش صیہونی برادری - کریت اربا - کو کاسلیری (فلوریڈا) کی "فیلولوشپ چرچ" نے بڑی فراخ دلانہ امداد فراہم کی ہے۔ "فیلولوشپ چرچ" کے ساتھ ۵۵ خاندان وابستہ ہیں اور انہوں نے ایک لاکھ ڈالر سے زیادہ کی رقم ایک کانسٹریکشن سٹر اور ہوسٹل تعمیر کرنے کے لیے فراہم کی ہے۔ اس سال فروری میں "فیلولوشپ چرچ" کے متعدد ارکان سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت کے لیے امریکہ سے اسرائیل آئے تھے۔ اس چرچ کے ارکان اپنی آمدنی کا ایک حصہ بطور لازمی عطیہ دیتے ہیں اور کریت اربا کے لیے عطیات اسی خیراتی فنڈ سے فراہم کیے جاتے ہیں۔

ٹیڈ بیٹک کے "ایک گھربنانے کے اخراجات برداشت کیجیے" پروجیکٹ کے تحت آنے والے عطیات گزشتہ دو سال میں پچاس ہزار ڈالر کے لگ بھگ تھے۔ بیٹک کا پروجیکٹ نیویارک کی ایک فاؤنڈیشن سے وابستہ ہے جو یہودی بستوں کے لیے رقم جمع کرتی ہے۔ "مغربی کنارے" کے شہر "اریل" کا میئر رون ٹاچ مین فاؤنڈیشن کے فنڈز جمع کرنے والوں میں بہت نمایاں ہے۔

ٹیڈ بیٹک ۱۹۹۵ء میں ٹاچ مین سے اُس وقت ملا جب وہ اسرائیل کے دورے پر تھا۔ اُسے جب اسرائیل کمیونٹی ڈیولپمنٹ فاؤنڈیشن کے کام سے آگاہی حاصل ہوئی تو اُس نے فوراً میئر سے کہا: "تمہیں ایک مسیحی دوست کی ضرورت ہے۔"

کولوریڈو واپس جانے پر بیٹک نے معاونین کا ایک گروپ تشکیل دے کر کام شروع کر دیا۔ آج مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں یہودی بستوں کے ساتھ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ۱۱ ریاستوں کے ۱۲۳ یونجیلکلیسیوں کے روابط ہیں۔

:" بڑھتے ہوئے تصادم سے ظاہر ہے کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔"
ہے۔" - ادیب زوموت

جن کے آخر میں اٹلیلی (جرمن) میں فلسطینی نینتے عوام اور اسرائیلی پولیس کے درمیان تصادم

کے واقعات کا آغاز ہوا، بعد میں یہ تصادم بیت لحم اور رمثہ کے فلسطینی قصبوں تک پھیل گیا۔ ابتداء میں مظاہروں میں نوجوان پیش پیش تھے جو اسرائیلی پولیس پر پتھر پھینکتے اور ٹائر جلا کر راستے بند کر دیتے تھے، تاہم بتدریج مظاہرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اور ہر عمر اور ہر طبقے کے لوگ شریک ہونے لگے۔ جو با اسرائیلی پولیس نے تشدد کے ساتھ گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا، اور اسرائیلی ریڈیوے فلسطینی اتھارٹی کی پولیس پر جانبداری کے الزامات لگائے گئے۔ ۱۵ جولائی کو اسرائیلی ریڈیو نے یہ خبر شکر کی کہ اسرائیلی حکام نے "مغربی کنارے" کے شہر نابلس میں تین فلسطینی سپاہیوں کو گرفتار کیا جو ایک قریبی یہودی بستی پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ "الظلیل" میں ۱۲-۱۳ جولائی کے تصادم میں ۱۶ فلسطینی زخمی ہوئے جن میں پانچ فلسطینی فوٹو گرافر شامل تھے۔

موجودہ بے چینی کا بنیادی سبب فلسطینی علاقوں میں نئی یہودی بستیوں کی تعمیر ہے، مزید برآں اس بے چینی میں اضافہ ایک اسرائیلی اتھارٹی کے طرف سے الظلیل میں ایک دوورے کی تقسیم سے ہوا جس میں نبی اکرم ﷺ کو لہوز ہائندہ ایک سوراخ کی شکل میں دکھایا گیا جو قرآن پر ناچ رہا تھا۔ فلسطینی مسلمانوں نے اس بے ہودہ حرکت کا سختی سے نوٹس لیا۔

مذکورہ بالا صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے "لاطینی طرز عبادت کے بظریق مطلقہ" کے چانسلر قادر ادیب زوموت نے کہا ہے کہ فلسطینی آبادی کا پیمانہ صبر لہریز ہو چکا ہے اور امن کے لیے جاری کوششوں میں تعطل نے تشدد کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ "ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اگر امن کا عمل جاری نہیں رہتا، تو اس قسم کی صورت حال جنم لے گی، اور اب ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لوگوں نے بہت صبر کر لیا ہے، آخر ان کے صبر کی بھی کوئی حد ہے۔"

قادر ادیب زوموت نے مزید کہا کہ "ہم توہین مذہب کے تمام اقدامات کی مذمت کرتے ہیں۔ مذہب ہمارے نزدیک بہت نازک شے ہے، اسے بالکل نہ چھوا جائے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی جنگیں، عام تنازعات سے کہیں زیادہ خونیں ہوتی ہیں۔۔۔ ہمیں اُمید ہے، اور اس کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ امن و امان قائم ہو، ورنہ بے پناہ تشدد کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔"

موجودہ صورت حال کے خاتمے کا واحد حل یہ ہے کہ برابر کی سطح پر امن مذاکرات جاری رکھے جائیں، اور کوئی فریق دوسرے پر لہنی مرضی مسلط کرنے کی کوشش نہ کرے۔ مزید برآں یہودی بستیوں کی تعمیر روک دی جائے، کیوں کہ امن کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک، یہ نئی یہودی بستیاں ہیں۔

قادر زوموت نے آخر میں کہا کہ "مذہبی رہنما رواں صورت حال کی مذمت کرتے ہیں۔۔۔ ہمیں ہر روز مذمت کرنا پڑتی ہے، اب ہمیں معلوم نہیں کہ مزید کیا کہیں۔ بس ہمیں اُمید رکھنا چاہیے کہ ہر ایک عقل سے کام لے گا اور حقیقی قیام امن کے لیے کوشش کرے گا۔"